تکبر کا انجام مع مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

19-October-2017

www.dawateislami.net

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جس نے دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو رحمتیں بھیجتا ہے اور جس نے سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھا تو میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔(1)

دردو آلام میں تسکین انہیں ملتی ہے

نام ان کا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۲۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یہ دُنیا جس میں ہم سب اپنی زندگی گزار رہے ہیں یہ درحقیقت آخرت کی کھیتی ہے اور زندگی، موت تک پہنچانے والا ایک سفر ہے، لہٰذا ہمارا ہر اچھا بُرا عمل آخرت کیلئے ذخیرہ ہو رہا ہے اور ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کر رہی ہے۔ سمجھدار (Wise) انسان وہی ہے جو اپنی سانسیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے، آخرت میں نَفع دینے والے اعمال کرے اور نقصان دہ اعمال سے خود کو دُور رکھے۔ یاد رہے! چوری شراب نوشی اور بدنگاہی جیسے ظاہری گُناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ باطنی گُناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ باطنی گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے مثلاً بغض و عداوت، حسد، ریاکاری اور خود پسندی وغیرہ، اِن گُناہوں کو پہچاننا قدرے مشکل ہے اس لئے اِن سے بچنا بھی دُشوار ہے، انہی باطنی گُناہوں میں سے ایک انتہائی خطرناک گُناہ **"تکبّر** (Arrogance)**"** بھی ہے، تکبر ایسا مُہلِک مرض ہے کہ کئی برائیوں کو اپنے ساتھ لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے محروم کر دیتا ہے۔ چُنانچہ حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متکبر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقوٰی و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد

---

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ . . . الخ، ص ۲۶۱

2 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض متکبر آدمی اپنا بھرم رکھنے کیلئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔[1]

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور تکبّر جیسی بُری آفت سے اپنے آپ کو کوسوں دُور رکھیں، آج کے اس بیان میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تکبّر کے انجام اور کسی مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آیئے سب سے پہلے اس بارے میں ایک حکایت سماعت فرمایئے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تکبّر کو کس قدر ناپسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

تکبّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کَنارے پڑی تھی جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے (Anger) کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلافِ معمول جب عرصہ گزر گیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اب فُلاں صاحِب تشریف نہیں لاتے ہیں! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے متکبر مغرور شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس حکایت سے چند مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) غریب یا عام لوگوں کو اپنے قریب بیٹھنے کے لائق نہ سمجھنا تکبر کی علامت ہے، (2) غرور و تکبر کے مارے ہوئے لوگوں پر نصیحت کا اثر انداز ہونا نہایت ہی مشکل ہے اور وہ اپنے تکبر کے سبب بعض اوقات نیک لوگوں کی صحبت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب تکبّر کرنے والے کے برابر میں ایک حجّام (Barber) کو یہ کہہ کر بٹھایا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یوں اشارۃً مُتَکَبِّر شخص کو تکبّر کرنے اور مسلمان کو کمتر سمجھنے سے باز آنے کی نصیحت کرنی چاہی تو وہ شخص نصیحت قبول کرنے کے بجائے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیُّ اللہ کی صحبت سے محروم ہو گیا، (3) تکبّر کرنا اور کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا یہی وجہ ہے کہ جب اس مُتَکَبِّر شخص نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آنا جانا چھوڑ دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا، (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور برگزیدہ بندے امیر و غریب، گورے کالے، حرفت و پیشے (Professions) اور ذات پات کا لحاظ کئے بغیر تمام مسلمانوں سے اُخوّت و بھائی چارے کا سلوک کیا کرتے اور ہر مسلمان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی عظیم علمی و روحانی شخصیت نے ایک حجّام کو اپنی چارپائی پر بٹھانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ اسی طرح کی عاجزی و انکساری سے بھرپور حسنِ سلوک سے مُتَعَلِّق ایک واقعہ محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی ہے۔ چنانچہ

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

مُحدّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں دو دیہاتی ایک

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ ج۳، ص۴۲۳ ملخصًا

2 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۵ ملخصًا

www.dawateislami.net

مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس وقت چارپائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اِصرار کر کے نہ صرف چارپائی پر بٹھایا بلکہ اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کیلئے انہیں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کے مسئلے کا جواب مرحمت فرمایا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کے اخلاق کس قدر بلند ہوا کرتے تھے کہ وہ اپنے علم و عمل، تقویٰ و پرہیز گاری اور اچھے اوصاف کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقرّب، لوگوں کی نظر میں معزّز اور مخلوقِ خدا سے حقیقتاً افضل ہونے کے باوجود بھی خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کیا کرتے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ انہوں نے اپنے یہاں آنے والے عام لوگوں کی بھی عزّت افزائی فرمائی بلکہ محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو دیہاتیوں کو اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا جس میں پائنتی کی طرف بٹھانے کے مقابلے میں زیادہ عزّت افزائی ہے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ کسی سے افضل ہونے میں اور اپنے آپ کو کسی سے افضل سمجھنے میں بڑا فرق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مال و منال، حسن و جمال یا علم و کمال وغیرہ میں کسی سے افضل ہونا بُرا نہیں مگر تکبّر کرتے ہوئے اپنے آپ کو کسی مسلمان سے افضل سمجھنا بہت بُرا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن مبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی اختیار کریں اور تکبّر سے اجتناب کریں، عاجزی میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں اور تکبّر میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے جس درجے کی عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی درجے بلند فرما دیتا ہے حتی کہ اسے اعلیٰ علیین (سب سے بلند درجے) میں کر دیتا ہے، اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں جس درجے کا تکبّر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی درجے گرا دیتا ہے

1... حیاتِ محدّثِ اعظم، ص۱۹۳ بتغیر قلیل

حتی کہ اُسے اَسْفَلُ السَّافِلین (سب سے نچلے درجے) میں کر دیتا ہے۔[2] اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا اور جو اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کر دے گا۔[3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ان احادیثِ مبارکہ میں خود کو افضل و بہتر سمجھنے والیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو تکبر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ذلیل و رُسوا ہوا اس کا دُنیاوی عزت و وقار یقیناً کسی کام کا نہیں کیونکہ حقیقی عزّت و وقار تو یہی ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عاجزی اختیار کریں اور اس کی بارگاہ میں معزّز و مکرّم ہو جائیں۔ آیئے! عاجزی اختیار کرنے اور تکبر کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنے کیلئے تکبر کی مذمت کے بارے میں 4 فرامینِ خداوندی سُنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 23 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤمن آیت نمبر 35 میں رَبُّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤمن آیت نمبر 60 میں خدائے جبار و قہار ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف آیت نمبر 146 میں فرمانِ رَبُّ الْعِبَاد ہے:

2... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحة، باب التواضع والکبر والعجب، ۴۷۵/۷، حدیث: ۵۶۴۹

3... المعجم الاوسط، باب الالف، ۳۹۰/۵، حدیث: ۷۷۱۱

www.dawateislami.net

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ تکبر کرنے والے نہ قرآنی آیات میں غور و فکر کر سکیں گے نہ ان سے عِبرت حاصل کریں گے۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بندوں کے حق میں تکبر کس قدر ہلاکت خیز خصلت ہے کہ تکبر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ بندے ہیں، ایسے بدنصیبوں کے دلوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہر لگا دیتا ہے، تکبر کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور ایسے بدبخت ذلیل و رسوا ہو کر جہنم (Hell) میں جائیں گے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

بدقسمتی سے اس قدر وعیدوں کے باوجود بھی بعض نادان خواتین غرور و تکبر کے نشے میں اس قدر بدمست رہتی ہیں کہ غریبوں، فقیروں، مسکینوں، یتیموں، اسی طرح دینی یا دنیوی اعتبار سے اپنے سے کم مرتبے والوں کی عزّت کرنا، انہیں سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا، ان کے ساتھ آپ جناب سے گفتگو کرنا، ان کے پاس بیٹھنا یا انہیں اپنے ساتھ بٹھانا، ان کے یہاں کسی تقریب میں شرکت کرنا یا انہیں اپنی کسی تقریب میں دعوت دینا، ان سے غلطی سرزد ہو جانے پر عفو و درگزر سے کام لینا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا یا اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا، ان کے ساتھ تعلقات (Relations) قائم رکھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہیں۔ بالفرض کوئی دردمند اسلامی بہن انہیں بُرائی میں مبتلا دیکھ کر نصیحت کر دے یا غلطی سے کسی کی زبان سے ان کی شان کے خلاف کوئی بات نکل جائے تو اس بے چاری کی توشامت ہی آ جاتی ہے اور اسے سب کے سامنے کھری کھری سنائی جاتی ہے مثلاً تم مجھے جانتی نہیں میں کون ہوں؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے کی؟ ذرا اپنی اوقات تو دیکھو! کیا تم مجھے نصیحت کرو گی، دو منٹ میں چھٹی کا دودھ یاد دلا دوں گی، اگر ایک لگا دی نا تو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے! وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! دولت و وزارت، عہدہ و منصب، صحت و طاقت، ذات پات، رعب و دبدبہ وغیرہ سب عارضی و فانی ہیں لہٰذا ان چیزوں کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر دوسری اسلامی بہنوں کو حقیر سمجھنے والیوں کو چاہئے کہ وہ غرور و تکبر کی آفتیں اپنے پیشِ نظر رکھیں اور عاجزی و انکساری اپناتے ہوئے خلقِ خدا کی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں پیدا کریں ورنہ یاد رکھیں! اگر تکبر کے سبب جہنم میں جھونک دیا گیا تو خدا کی قسم جہنم کا عذاب برداشت نہ ہو سکے گا۔ آیئے! غرور و تکبر کی تباہ کاریوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے ﷺ سُنئے اور اس بری عادت سے سچی توبہ کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بدتر (Worst) ہے وہ شخص جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔[2]
2. ارشاد فرمایا: بے شک جہنّم میں ایک مقام ہے جس میں تکبر کرنے والوں کو ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جائے گا۔[3]
3. ارشاد فرمایا کہ متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیاں (Ants) بنا کر انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا کہ ہر چھوٹی چیز ان پر غالب آجائے گی پھر انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بُولَس" کہا جاتا ہے، وہاں آگوں کی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی (یہی نہیں بلکہ) انہیں طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[4]
4. ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔[5]

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تکبُّر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالٰی کے عَفْو و کرم سے تکبُّر اور ہر بُری خصلت سے پاک و صاف ہو کر جنّت میں داخِل ہو گا۔[6]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ مفہوما

2 . . . سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/۲۰۳، حدیث: ۲۴۵۶

3 . . . مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذم العجب والکبر...الخ، ص ۲۳۴، حدیث: ۵۷۷

4 . . . مسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۹۶، حدیث: ۶۶۸۹

5 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۶

6 . . . مرقاة المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ج۸، ص۸۲۸، ۸۲۹

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ تکبر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے لاکھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو ہمیں اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے کہ پہلے میں بھی فلاں فلاں نعمت و خوبی سے محروم تھی میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر فضل ہوا اور اُس نے مجھ بے اوقات اور گنہگار بندی کو اپنی نعمتوں اور بے پناہ خوبیوں سے نہال فرمایا مگر ان نعمتوں اور خوبیوں کا شکر کرنے کے بجائے میں اس کی نافرمانی کرتے ہوئے گھمنڈ و تکبر کے گناہ میں مبتلا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بے حسی اور ناشکری کے سبب یہ نعمتیں مجھ سے چھن جائیں اور جس کو میں حقیر سمجھ رہی ہوں اسے دے دی جائیں۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) انتہائی فکر انگیز حکایات سماعت فرمائیں: چنانچہ

اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز، سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ادنیٰ غُلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد (یعنی ہیرا پھیری) کرکے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرہ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا (Lock) لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جاگھسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج (یعنی ترقّی) پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار خادِمِ ایاز سے اور زیادہ متأثر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنی اوقات یاد رکھتے ہیں اور منصب و مرتبہ ملنے کے باوجود اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور تکبر سے اپنا دامن بچاتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے مقام و مرتبے میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے آیئے! اب ایک ایسے شخص کا دل دہلا دینے والا واقعہ سنئے جس سے گھمنڈ و غرور کے سبب نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ چنانچہ

فقیر کو دُھتکارنے والا خود فقیر بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار (Rich man) شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریاد رسی کرنے کے بجائے الٹا اس پر زبان سے نیزہ زَنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہوگیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غصہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذلت کا احساس نہیں۔ یہ جملہ سن کر مالدار شخص آگ بگولا ہوگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوادیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلّاش ہوگیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کرلیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریاد رس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر منگتوں اور ضرورت مندوں کا ہجوم (Crowd) لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پرانا مغرور آقا تھا، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا اور اس کی امداد کرکے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو

---

1 . . . تکبر، ص ۶۵

www.dawateislami.net

آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے ؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کر دیا، ساری کہانی (Story) سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں جسے اس نے دھکے دلوا کر نکلوادیا تھااور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بہت سے مدنی پھول ہیں کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال و دولت، حسن و وجاہت یا کسی بھی اعتبار سے ہمیں دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی ہے تو ہمیں گھمنڈ و تکبر میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر جاننے ان کا مذاق اُڑانے، دُھتکارنے اور اُنہیں ذلیل کرنے کے بجائے ہوش کے ناخُن لینے چاہئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "تکبر" کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! تکبر سے نجات اور اس کی دینی و دُنیوی ہلاکتوں کی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تکبر"** کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں تکبر سے بچنے کی فضیلت، تکبر کی اقسام، تکبر کے نُقصانات، تکبر کی 19 علامات، تکبر کے مختلف انداز، تکبر پر ابھارنے والے 8 اسباب، تکبر کا علاج اور اس کے علاوہ دیگر کئی معلوماتی مدنی پھولوں کو انتہائی آسان سبق آموز انداز میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (*Download*) اور پرنٹ آؤٹ (*Print Out*) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر ہم تاریخ کو کھنگالیں تو عبرت کے بے شمار نمونے ہمیں نظر آئیں گے مثلاً بہت سے ایسے ظالم و جابر گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتے تھے، جن کے ظلم و جبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُن کر ہی لوگ لرز جاتے تھے، جو لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے غرض یہ کہ ان کا غرور و تکبر اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا مگر شاید وہ اس بات سے بے پرواہ تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے ، بالآخر موت نے ان غرور و تکبر کے ماروں کو اپنے شکنجے (Grasp) میں لے کر خاک میں ملا دیا، انہیں بلند و بالا محلات سے اُٹھا کر تنگ و تاریک قبر کے گڑھے میں لا پھینکا، ان کا نام ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور دوسروں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ آیئے! ایسے ہی ایک مغرور بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

مغرور بادشاہ کی موت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عیون الحکایات (حصہ دوم)" میں ہے: حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی سلطنت (Kingdom) کے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ میں اپنے سارے ملک کا گشت کروں۔ چنانچہ اس نے اپنا بہترین لباس منگوایا لیکن وہ پسند نہ آیا پھر اس سے عمدہ لباس منگوایا، لیکن پسند نہ آیا۔ بالآخر سینکڑوں لباسوں میں سے اسے اپنی پسند کا جوڑا مل گیا۔ پھر گھوڑے لائے گئے تو ان میں سے کوئی گھوڑا پسند نہ آیا آخر کار ہزاروں گھوڑوں میں سے اسے اپنی پسند کا گھوڑا مل گیا۔ اب بادشاہ بڑی شان و شوکت سے لشکر کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، راستے میں ابلیسِ لعین نے بہکایا تو غرور و تکبر کی آفت میں مبتلا ہو گیا اور گردن اکڑائے بڑے شاہانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ غرور و تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا: اے بادشاہ! مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس نے آگے بڑھ کر گھوڑے

کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ(King) نے تِلملا کر کہا: لگام چھوڑ! تو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جرأت نہیں کی۔ کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: ابھی تو ہمارا مہمان بن جا! واپسی پر تیری بات سن لوں گا۔ کہا: ہر گز نہیں! خدا کی قسم! مجھے ابھی تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: بتا! کیا کام ہے؟ کہا: ایک راز کی بات ہے، میں چاہتا ہوں کہ صرف تجھے ہی معلوم ہو، لا! اپنا کان میرے قریب کر۔ بادشاہ نے سر جھکایا تو اس نے کہا: میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں، تیری روح قبض کرنے آیا ہوں۔ یہ سنتا تھا کہ بادشاہ مارے دہشت کے تھر تھر کانپنے لگا، رنگ متغیر ہو گیا، اس نے خوف زدہ لہجے میں کہا: اس وقت مجھے کچھ مہلت دے دو، تاکہ میں جس کام سے نکلا ہوں اسے پورا کر آؤں پھر تم جو چاہے کرنا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! تو اپنی سلطنت کو اب کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ بادشاہ نے منت سماجت کرتے ہوئے کہا: اچھا! مجھے میرے گھر والوں کے پاس ہی جانے کی مہلت دے دو۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! اب تو کبھی بھی اپنے اہل وعیال (Family) سے نہ مل سکے گا۔ یہ کہہ کر اس کی روح قبض کرلی اور اس کا بے جان جسم گھوڑے سے زمین پر آپڑا۔[1]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ان آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور عبرت ونصیحت کے مدنی پھولوں سے مالا مال حکایات سے عبرت حاصل کریں اور غرور وتکبر اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں جہاں اچھی صحبت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت کے بہت سے مواقع بھی میسر آتے رہتے ہیں اس کے علاوہ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دَورہ" بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بہنوں کو گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ ہفتے کا کوئی ایک دن مقرّر کر کے جگہ بدل بدل کر "مدنی دَورہ" کے ذریعے نیکی کی دعوت کی سعادت حاصِل کیجئے۔ کم از کم 7 اسلامی بہنیں (جن میں کم از کم ایک بڑی عمر والی ضرور ہوں) اپنے ذیلی حلقے یا حلقے کے اَطراف میں (پردے کی احتیاط کے ساتھ) گھر گھر جا کر 72مِنَٹ "مدنی دورہ" کی ترکیب بنائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیِّدُ الْاَنبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مَقْصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا چنانچہ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل (Tribes) میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (شرح المواھب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ، ۲/۷۳، ملخصاً) لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے گھر گھر جا کر مدنی دورے کی ترکیب بنائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر کئی اسلامی بہنیں نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو چکی ہیں آیئے اس بارے میں بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سنئے، چُنانچہ

زندگی کے معاملات خود بخود تبدیل ہوتے چلے گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن جو کہ غفلت کا شکار تھیں، فیشن کرکے بے پردگی کرنا ان کا مشغلہ تھا، ان کی زندگی کے شب وروز بڑی تیزی سے اپنے اختتام کی جانب بڑھتے جارہے تھے کہ اس دوران ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والی ایک اسلامی بہن سے ہوگئی، انہوں نے دینِ اسلام کے حوالے سے گفتگو شروع کردی، دورانِ گفتگو وہ معاشرے میں پھیلنے والی بد اعمالیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ ہمارے اسلاف نے

1... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۷۵

www.dawateislami.net

اسلام کی خاطر کتنی قربانیاں دیں مگر افسوس! آج ہم ان کو نظر انداز کرتے ہوئے احکامِ اسلام کو پامال کر رہے ہیں، اگر ہم اسی طرح موت سے ہمکنار ہو گئے تو کل قیامت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیا جواب دیں گے اور کس منہ سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت طلب کریں گے، گفتگو کے اختتام پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول کے بارے میں بتایا اور کہا کہ اگر واقعی ہمیں نیک بننا ہے اور سنّتوں پر عمل کا جذبہ پانا ہے تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونا ہو گا چنانچہ اس نئی اسلامی بہن نے اپنی اس مُحسِنہ اسلامی بہن کی نیکی کی دعوت کو تہِہ دِل سے قبول کیا اور ان سے رہنمائی لیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں جانا شروع کر دیا، مدنی ماحول میں سنّتوں پر عمل کرنے والی اور خوفِ خدا رکھنے والی اسلامی بہنوں کا ساتھ نصیب ہوا تو ان کی زندگی کے معاملات خود بخود تبدیل ہوتے چلے گئے، نمازیں پابندی سے پڑھنے لگیں اور بحکمِ قرآنی پردہ بھی کرنے لگیں، بڑوں کا ادب کرنا ان کی عادت بن گیا اور ان کے ظاہر و باطن میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، یوں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی انہیں خوب برکتیں ملیں خصوصاً ان کے نیکی کی دعوت کے جذبے کو چار چاند لگ گئے، اسی جذبے کو دیکھتے ہوئے مدنی مرکز کی طرف سے انہیں حلقہ مشاورت میں مدنی انعامات کی ذمّہ داری دے دی گئی اور یوں اب وہ بڑھ چڑھ کر دِین کے کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علٰی محمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ کس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اس اسلامی بہن کی زندگی میں مدنی بہار آ گئی، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس مدنی ماحول سے منسلک ہو جائیے بلکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے، اور ہر گز خود کو کبھی بھی کامل و اکمل نہیں سمجھیں بلکہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتی رہیں جو اپنے آپ کو مرشد سے بے نیاز سمجھے اسے بسا اوقات دنیا میں بھی اس کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت ملاحظہ فرمائیں، چنانچہ

جنّت غائب ہو گئی

حضرت جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید کو یہ سوجھی کہ میں کامل ہو گیا ہوں اور اب مجھے پیر کی صحبت و خدمت میں رہنے کی کوئی حاجت نہیں رہی بلکہ میرے لیے اکیلا رہنا بہتر ہے۔ پس وہ گوشہ نشین ہو گیا اور حضرت جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہونا چھوڑ دیا۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اونٹ (Camel) لے کر آئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے لینے آئے ہیں تا کہ وہ یہ رات جنت میں گزارے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو بہت خوبصورت تھی، وہاں کی ہر ہر شے سے حسن ٹپکتا تھا، نفیس کھانوں کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی کے چشمے (Springs) بھی رواں تھے۔ وہ صبح تک وہاں کے مزے لیتا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حجرے میں پایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح کئی روز تک جاری رہا کہ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرِشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تکبر و غرور کا شکار ہو گیا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اس کی حالت اس کمال تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی راتیں بھی جنت میں گزرتی ہیں۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے تکبر میں اکڑا بیٹھا ہے۔ آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آج جب جنّت میں جاؤ تو تین مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو یاد آنے پر محض تجربے کے طور پر اس نے تین بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھا۔ تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر بھاگ گئے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ جنّت فوراً اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی اور وہ نجاست اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف مردار ہڈیاں پڑی ہیں۔ اسی وقت اس نے جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔

فوراً توبہ کی اور اپنے پیرو مرشد سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت سَیِّدُنا جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر چہ ہم بہت ہی نیک ہوں، ہر دلعزیز ہوں، ہماری عزت و تکریم کی جاتی ہو مگر ہمیں چاہئے کہ تمام اولیائے کرام کا ادب و احترام کریں اور ہر گز ہر گز اپنے آپ کو اپنے پیرو مرشد کے مدِّ مقابل کھڑا نہ کریں بلکہ اپنی شہرت و نام وَری کے مقابلے میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کو عظیم سعادت سمجھیں، تکبر کی آفت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتی رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں کہ جس نے ہمیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اور شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دامنِ کرم عطا فرمایا جن کے ذریعے بہترین اسلامی نقوش پر ہماری تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ وُکلاء و ججز

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، وہیں "وکالت" (Advocacy) سے مُنسلِک اَفراد کی اِصلاح کے لیے **"مجلسِ وُکلا و ججز"** کے ذَرِیعے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مَقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابِق زندگی گُزارنے اور فکرِ آخرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس وکلا و ججز کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے رَبِّ غفّار مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ، ص۳۷۷-۳۷۸ملخصا

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہم نے تکبر کی تباہ کاریوں سے متعلق سنا کہ یہ دنیا و آخرت میں نقصان کا سبب ہے لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے اور جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتی ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبر جیسی باطنی و روحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ آیئے! تکبر سے نجات کیلئے چند مدنی پھول سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

تکبُّر سے نجات کے مدنی پھول

☆ تکبر سے نجات پانے کے لئے اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب حَشر برپا ہو گا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا رَبّ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جہنَّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گی؟ اس طرح اپنا محاسبہ (Self accountability) کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

☆ تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے دُعا کا سہارا لیجئے کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتی ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتی ہوں مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجِزی کا پیکر بنا دے۔

گُناہوں کی عادت چُھڑا یاالٰہی
مجھے نیک انساں بنا یاالٰہی

☆ تکبُّر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مُفید ہے اور اپنی عادات و اطوار کو تقویٰ سے زینت دینا عُیُوب و نَقائص کی پہچان کے لئے بہت مُعاوِن ہے۔ ☆ تکبر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کیا جائے تاکہ اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ☆ تکبر سے نجات پانے کے لئے عاجِزی اختیار کرنا اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنا بے حد مُفید ہے، عاجزی تکبر کی ضد ہے، عاجزی سے لبریز دل میں تکبر کیلئے کوئی گُنجائش نہیں۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔[2]

2...کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء ۲، ۴۹/۱، حدیث: ۵۷۲۲

٭ تکبر سے نجات کیلئے ہر اسلامی بہن سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑی ہو یا چھوٹی ۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔[1] ٭ تکبر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اٹھائیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنا سامان خود اٹھالیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔[2] ٭ اسی طرح صدقہ وخیرات کرتے رہنا بھی دل میں مسلمانوں کی ہمدردی پیدا کرنے اور تکبر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں زیادَتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر وفقر اور فخر کو دور فرما دیتا ہے۔[3] ٭ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی سے اختِلافِ رائے ہو، پھر آپ پر ظاہر ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرُست فرما رہی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت ہی گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا آپ کی عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے تکبُّر سے بھی جان چھوٹتی چلی جائے گی۔

٭ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے از خود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔ امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔[4] ٭ تکبر سے نجات پانے کے لئے دوسروں کو بلاوجہ اپنے پاس بلانے کے بجائے نفس کے تکبُّر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جائیے۔ ٭ تکبر سے نجات پانے کیلئے غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنی محفل میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔ ٭ تکبر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اس کی شَناخت (Identify) یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔[5]

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے تکبر کا انجام اور مسلمانوں کو حقیر جاننے کی مذمت کے بارے میں سُنا کہ تکبر ایسا مہلک مرض ہے جو بہت سی برائیوں اور اُخروی آفتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

- ☆ متکبر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔
- ☆ تکبر عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محرومی کا سبب ہے۔
- ☆ مسلمانوں سے بُغض وکینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کر لیتی ہے۔
- ☆ تکبر اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔
- ☆ متکبر غصے سے نہیں بچ پاتا۔
- ☆ متکبر کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔
- ☆ متکبر کے لئے نصیحت (Advice) قبول کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔

1... بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷

2... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

3... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

4... فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۷۲۰

5... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/۴۰۹

www.dawateislami.net

☆ تکبر کی عادت اُسے نیک کاموں سے دور اور بُرے کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔

☆ جس میں تکبر ہو اس کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ تکبر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے پسند نہیں فرماتا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تکبر سے بچنے کے جو علاج ہم نے سُنے ان کے مطابق اپنے آپ کو اس آفت سے بچانے اور عاجزی اپنانے کی کوشش کریں اور یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ حدیثِ پاک کی روشنی میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر کل قیامت کے دن جنت میں داخلے سے رُکاوٹ بن جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ہم سب کو غرور و تکبر کی آفت سے محفوظ فرمائے اور عاجزی و انکساری کا پیکر بنائے اور مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کے مدنی پھول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے سلام سے متعلق چند مدنی پھول سنئے ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت سلام کرنا سنّت ہے ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں ☆ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود اسلامی بہنوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے ☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے ☆ سلام میں پہل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب کا ذریعہ ہے☆ جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (2) ☆ جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دیناواجِب ہے کہ جس نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ١/٩٧، حديث: ١٧٥

2 . . . شُعَبُ الایمان ج ٦ ص ٤٣٣